20156 ـ شدید سردی کی بنا پر غسل جنابت نہ کیا

سوال

دوپہر کا کھانا کھا کر میں سویا تو نیند میں احتلام ہو گیا، جب عصر کے وقت بیدار ہوا تو شدید سردی ہونے کی بنا پر میں غسل نہ کر سکا، بلکہ میں نے سلوار سے منی کے آثار ختم کر کے تیمم کیا اور عصر کی نماز ادا کر لی کیا میرا یہ فعل صحیح ہے ؟ اور کیا احتلام کے بعد غسل واجب ہو جاتا ہے، یا کہ منی کا اثر زائل کر کے وضوء کرنا ہی کافی ہے ؟ حقیقت میں شدید سردی کی بنا پر میں نے کئی روز بعد غسل کیا ان ایام میں انہی لباس میں نماز ادا کرتا رہا ہوں کیا یہ صحیح ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اللہ تعالی کی اپنے بندوں پر رحمت ہے کہ عاجز ہونے کی صورت میں شرعی تکلیف ساقط ہو جاتی ہے، کیونکہ ارشاد باری تعالی ہے:

اللہ تعالی کسی بھی جان کو اس کی استطاعت سے زیادہ مکلف نہیں کرتا .

اور اس میں غسل جنابت کرنے کی عدم قدرت بھی شامل ہے، چنانچہ جو شخص بھی کسی بیماری یا شدید سردی جس کی بنا پر اسے بیمار یا ہلاك ہونے کا خدشہ ہو تو وہ تیمم کر کے نماز ادا کر لے، اور اسے وہ نماز لوٹانی نہیں پڑےگی؛ اس کی دلیل درج ذیل حدیث ہے.

عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

" غزوہ ذات سلاسل میں شدید سرد رات میں مجھے احتلام ہوگیا اس لیے مجھے یہ خدشہ پیدا ہوا کہ اگر میں نے غسل کیا تو ہلاك ہو جاؤں گا، میں نے تیمم کر کے اپنے ساتھیوں کو فجر کی نماز پڑھا دی، چنانچہ انہوں نے اس واقعہ کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

" اے عمرو کیا آپ نے جنابت کی حالت میں ہی اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی تھی ؟

چنانچہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل میں مانع چیز کا بتایا اور کہنے لگا کہ میں نے اللہ تعالی کا

فرمان سنا ہے:

اور تم اپنى جانوں كو ہلاك نہ كرو، يقينا اللہ تعالى تم پر رحم كرنے والا ہے النساء (29).

چنانچہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم مسكرانے لگے اور كچھ بھى نہ فرمايا "

سنن ابو داود حديث نمبر (334) علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے صحيح ابو داود حديث نمبر (323) ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

چنانچہ اگر آپ كسى ايسى جگہ تھے اور وہاں پانى گرم كرنے كے ليے كوئى چيز مہيا نہ تھى، اور آپ نے ٹھنڈے پانى سے غسل كرنے ميں بيمار ہونے كا خدشہ محسوس كيا تو آپ كا فعل صحيح ہے، اور آپ كو نمازيں بھى نہيں لوٹانا پڑينگى.

واللہ اعلم .